

"جومر چکے، وہ نماز نہیں پڑھتے"

اسلامک مشنری پرائمری سکول میں پندرہ روزہ بزم ادب کا پیر یڈ تھا اور عنوان تھا "نماز"..... بچوں کو بزم ادب کی ہر تقریب سے پہلے بتا دیا جاتا اور چار سال سے دس سال تک عمر کے مخصوص بچے بھرپور تیاری کر کے آتے۔ واضح بات ہے کہ ہفتہ دس دن میں بچے اپنے والدین اور اساتذہ سے متعلقہ عنوان پر معلومات حاصل کرتے رہتے۔ ہر پندرہ دن کے بعد ایک تقریب بچوں کو ہونہار اور مستدرکتی۔ بچے ہمیشہ اپنے ہمیلوں سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے گھر میں بچے اپنے ماں باپ کو نماز اور تلاوت کرتے دیکھتے ہیں تو بلا مطالبہ ہی اٹھ سیدھے سجدے کرنے لگتے ہیں۔ لڑکے سات سال کی عمر سے پہلے ہی باپ کی انگلی پکڑ کر مسجد جانے لگتے اور معصومانہ حرکتیں کر کے دیکھنے والوں کے دل مودہ لیتے ہیں۔ اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک پیغام میں امت کوتا کیدی کی ہے کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر سے ہی نماز کا حکم دو۔

آج کی تقریب میں عنوان تھا نماز، ایک بچے نے منی لبھ میں بہت خوبصورت لجن کے ساتھ سورۃ والثین کی تلاوت کی، دوسرے بچے کو نعت رسول علیہ السلام پیش کرنے کے لیے بلا یا گیا۔ اُس نے نعت پڑھی اور محفل کو آبدیدہ کر دیا۔ نعت کا مطلع تھا

وہ کیسا سماں ہو گا، وہ کیسی گھڑی ہو گی
جب میری نظر ان کے روپ پر پڑی ہو گی
اب بچوں نے مذاکرے میں حصہ لینا شروع کیا۔ کسی نے چار منٹ تقریب کی، کسی نے دو منٹ ملنہایت گرم جو شی
اور محبت سے حصہ لیا۔ درجن بھر طباۓ کی تقاریر کے بعد انچارج بزم طباء جناب محمود قاسم خطاب کے لیے تشریف لائے۔
یوں تو وہ کے جی کلاس کے انچارج ٹیچر ہیں مگر کھیل ہی کھیل میں وہ بچوں کو مجاہد، غازی اور نمازی بنادیتے ہیں۔
محمود قاسم صاحب نے آتے ہی پہلے طباۓ کو متوجہ کیا، پھر یوں گویا ہوئے۔ میرے پیارے بچو! آج آپ کے ساتھیوں نے بہت حوصلہ افزا تقریبیں کیں۔ میرے بیٹو! ہمارا دین اسلام ہے۔ اسلام صرف نظریہ نہیں، صرف تھیوری نہیں، یہ ایک پریکٹیکل دین ہے۔ اگر اسلام کے احکام، اخلاق، معاملات، عبادات ہمارے اندر ہیں تو ہم "مسلم" ہیں اور اقبال کے شاہین۔ انھوں نے ایک شعر بھی سنایا:

عقلابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اُن کو اپنی منزل آسمانوں میں

استاد محترم نے اسلام کے عملی پہلوؤں پر جامع اور نہایت آسان لفظوں میں روشنی ڈالی۔ عبادات کے ساتھ ساتھ کسب حلال اور صفائی کے معاملات پر بھی بات کی مگر آج زیادہ زور عنوان کے مطابق نماز پر تھا۔ انھوں نے بچوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: بچوں میری بات خوب غور سے سنو اور میرے سوالوں کا جواب دو۔ آپ کے اس سوال جواب سے مزید علمی و عملی پہلو سامنے آئیں گے۔ اچھا بتاؤ!

سوال: وہ کون لوگ ہیں جو نماز نہیں پڑھتے؟ جواب: (جماعت اول کے ایک بچے نے اجازت ملنے پر کھڑے ہو کر کہا): سر! جن کو نماز پڑھنا نہیں آتی، وہی نماز نہیں پڑھتے۔ دوسرا بچہ: (جو شاید تیسری جماعت کا طالب علم تھا، اجازت ملنے پر گویا ہوا) سر! وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے جو مسلمان نہیں ہیں۔ تیسرا بچہ: نہایت معموم اور کم سن لگ رہا تھا۔ وہ چند دن پہلے نئے داخلے میں KG میں آیا تھا۔ اس نے ہاتھ کھڑا کیا ہوا تھا مگر استاد اس سے سوال کرتے ہوئے جھجک رہا تھا کہ وہ درست جواب نہیں دے سکے گا اور اپنے کلاس فیلوz میں اُس کی سبکی ہو گئی، مگر پھر کچھ سوچ کر استاد نے ایک تبلیغی بھائی کے اس چار سالہ بچے کو پیار سے چکار کر اپنے ساتھیوں کے سامنے سٹھپنے پر لا کھڑا کیا۔ بچے نے مقصودانہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں لیکن نہایت پُراعتا دانداز میں جواب دیا: ”سر جی! وہ لوگ جو مر چکے ہیں وہ نماز نہیں پڑھتے۔“ اسی بچے کو اول انعام کا مستحق قرار دے دیا گیا۔ محفل اللہ اکبر اور سبحان اللہ کے نعروں سے گونج اٹھی تھی۔ پہلے دونوں بچوں کو دوسرا اور تیسرا انعام مل گیا تھا۔ محمود قاسم صاحب بولے بیٹا! یہ تینوں باتیں سچ ہیں۔ جو مر چکے نماز نہیں پڑھتے، پڑھ سکتے ہی نہیں۔ جو مسلمان نہیں وہ بھی نماز نہیں پڑھتے اور مسلمان کھلا کر جو نماز نہیں پڑھتے، ان کو نماز آتی ہی نہیں۔ جب نماز آتی ہی نہیں تو پڑھنے کی توفیق کب ملے گی؟



ماہنامہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان ابن امیر شریعت حضرت پیر حبیب سید عطاء المیمنی بخاری (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) مہربان کالونی ملتان	30 اپریل 2015ء جمعرات بعد نماز مغرب
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات بعد نماز مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے الرائی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دائری بیشہ مہربان کالونی ملتان 061-4511961	